السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہم ملازمان دفتر نے احاطہ دفتر میں ایک چھپر کھپریل پوش ڈال کر مسجد بنا رکھی ہے اور یہ مسجد ساگرپشہ کے پس پشت ایک گوشہ میں واقع ہے اور نماز ظہر و عصر وہاں ادا کرتے ہیں، اجازت لینے میں احتمال ہے کہ مسجد اٹھا دی جائے سر دست اسی کو غنیمت جان کر نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اور نماز جمعہ دفتر سے کچھ دور کچھری کی مسجد میں ہوتی ہے وہاں ہم لوگ نوکری کی پابندی کی وجہ سے جا نہیں سکتے، اس صورت میں اور ایسی مسجد میں نماز جمعہ بھی درست ہے یا نہیں، اور یہ مسجد جو کہ بغیر حکم حکام بالا بنائی گئی ہے، مسجد کا حکم رکھتی ہے یا نہیں، اس کے حکم سے یعنی جواب سے آگہی بخشی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ فقط

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورتے کہ اجازت طلب کرنے میں یہ احتمال ہے کہ مالک زمین مسجد کو اٹھوا دے تو معلوم ہوا کہ مالک زمین اس مقام پر مسجد کا ہونا روا نہیں رکھتا، پس ایسی حالت میں وہ مسجد حکم میں نہیں ہے بلکہ ایک عام عمارت کے حکم میں ہے، اس واسطے کہ کوئی زمین و عمارت حکم مسجد میں نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ مالک کی طرف سے بصراحت امامت اذان وجماعت کا اذن نہ حاصل ہو جائے یا آنکہ وہ بصراحت یہ نہ کہدے کہ میں نے یہ عمارت یا یہ زمین ہمیشہ مسجد ہونے کو دے دی۔ وھذا[1] مما لم یختلف فیہ فکیف اذا اتخذ قوا ارض غیرھم مسجدا و تصرفوا فیہ ما شاء وا علی غیر حکم المالک بناء علیہ کہا جاتا ہے کہ یہ بقعہ جس کو سائلین نے مسجد تصور کیا ہے اس میں کوئی نماز بغیر کراہت نہیں ہوتی تاوقتیکہ مالک سے صریح اجازت حاصل نہ کر لیں اس لیے کہ یہ زمین ایسے دغدغہ کی حالت میں شبیہ الغصب کے حکم میں ہے۔ والعلم عند اللہ (محمد قمر الدین)

چونکہ یہ مسجد بلا حکم صاحب زمین کے بنائی گئی ہے لہٰذا حکم مسجد کا نہیں رکھتی اور اس میں نماز کا وہ ثواب نہیں ہوتا جو مسجد میں ہوتا ہے اور جمعہ بھی اس میں جائز نہیں ہے۔ فقط۔ الراقم محمد سدید الدین قریشی۔ اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا

الجواب وہو الموفق للصواب:

زمین مسئولہ عنہا حکم مسجد میں کسی نہج سے نہیں ہو سکتی لیکن اس میں نماز ادا کرنا باجازت ضمنی حاکم وقت جائز ہے، اس لیے کہ انگریزی قانون و اشتہار میں صاف طور پر لکھا ہے کہ کسی عبادت کو نہ روکا جائے اور جس قدر معابد ہیں سب سرکاری زمین میں واقع ہیں گو نسبت اضافی زید و محمود کی طرف عائد ہو، اسی نسبت اضافی ہی کی وجہ سے معابد وغیرہ بفور و طرور وقف کا تحقق نہیں ہے، اس لیے مسجد نہ قرار دی جائے گی مگر اس میں نماز ادا کرنا بلا کراہت جائز ہے اور اگر اس اجازت ضمن سے قطع نظر کی جائے تو بھی یہ زمین فنا ر مصر اور جنگل میں واقع ہے اور جنگل میں نماز گزارنا بلا اجازت لینے کے کسی سے باتفاق فقہاء بلا کراہت جائز ہے کیونکہ جنگل علی سبیل الخصوصیت کسی کے ملک میں نہیں ہوتا ہے۔ کما قال صاحب الھدایۃ فی باب[2] المعادن والرکاز وان وجدہ فی الصحراء فھو لہ لانہ لیس فی ید احد علی الخصوص انتہی اور جمعہ بھی اس زمین میں جیسا ہندوستان میں ہوتا ہے جائز ہے کیونکہ زمین محوشہ فناء مصر میں واقع ہے۔ وکما[3] یجوز اداء الجمعۃ فی المصر یجوز اداء ھا فی فناء المصر وھو الموضع المعد لمصالح المصر متصلا بالمصر انتہی ما فی العالمگیریۃ حررہ واجابہ احمد حسن عفی عنہ۔ الجواب صحیح۔ شہاب الدین۔ اصاب فیما اجاب واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والماب۔ عبد الغفور عفی عنہ مدرس مدرسہ درگاہ۔ الجواب صحیح۔ غلام یحییٰ (سید محمد نذیر حسین)

جناب حضرت میاں صاحب مدظلہم کو بعد سنانے دونوں جوابوں کے دوسرے جواب پر ان کی مہر ثبت کی گئی۔ الجواب الثانی صحیح۔ سید ابو الحسن۔ الجواب الثانی صحیح سید محمد عبد السلام۔ 21 ذالحجہ 1316ھ

---

[1]۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس میں کسی بھی اختلاف نہیں ہے، پھر اندازہ کرو اگر کوئی قوم کسی زمین کو مسجد بنا لے یا مالک کے علم کے بغیر اس میں اپنی مرضی سے جس طرح چاہے تصرف کرے تو اس کا کیا حال ہوگا۔

[2]۔ اگر اس (خزانہ) کو صحراء میں پائے تو وہ اسی کا ہے، اس لیے کہ وہ جگہ کسی خاص آدمی کی نہیں ہے۔

[3]۔ جس طرح شہر میں جمعہ جائز ہے، شہر کے صحن میں بھی جمعہ جائز ہے اور شہر کا صحن وہ گراؤنڈ وغیرہ ہوتی ہے جو شہر سے متصل شہری ضرورتوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

فتاویٰ نذیریہ